© rasailojaraid.com

پاکستان شریعت کونسل کی مجلس شوریٰ کے فیصلے

پاکستان شریعت کونسل کی مرکزی مجلس شوریٰ نے صوبائی ٹیکسٹ بک بورڈز توڑنے اور نصابی کتب کی تدوین واشاعت بین الاقوامی اداروں کے سپرد کرنے کے حکومتی فیصلے پر شدید نکتہ چینی کی ہے اور اسے ملک کے نصاب تعلیم کو سیکولرائز کرنے کی مہم کا ایک حصہ قرار دیتے ہوئے اس کے خلاف مہم منظم کرنے کے لیے ملک کے دینی اور تعلیمی حلقوں سے رابطہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ ۲۹ اپریل ۲۰۰۱ء کو الشریعہ اکادمی گوجرانوالہ میں منعقدہ پاکستان شریعت کونسل کی مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں کیا گیا جس کی صدارت مرکزی امیر مولانا فدا الرحمن درخواستی نے کی اور اس سے مولانا زاہد الراشدی، مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا قاری جمیل الرحمن اختر، پروفیسر ڈاکٹر احمد خان، پروفیسر حافظ منیر احمد، مولانا عبد العزیز محمدی، مولانا صلاح الدین فاروقی، مولانا حافظ مہر محمد میانوالوی، مولانا تجمل داد خوستی، مولانا محمد نواز بلوچ اور دیگر راہ نماؤں نے خطاب کیا۔ اجلاس میں ایک قرارداد میں کہا گیا ہے کہ ملک کے تجارتی اور معاشی نظام کو بین الاقوامی اداروں اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کی تحویل میں دینے کے بعد اب تعلیمی نظام کو بھی بین الاقوامی کنٹرول میں دیا جا رہا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ سکول، کالج اور یونیورسٹی کے تعلیمی نصاب سے دینی مواد بالکل خارج ہو جائے گا اور اس کی جگہ سیکس اور میوزک کے مضامین نصاب کا حصہ بنیں گے اور اس کے علاوہ نصابی کتابیں انتہائی مہنگی ہو جانے کے بعد غریب آدمی میں اپنے بچوں کو تعلیم دلانے کی بالکل سکت نہیں رہے گی اس لیے یہ پروگرام ملک کے لیے تباہ کن ہے جس پر حکومت کو نظر ثانی کرنی چاہیے۔

پاکستان شریعت کونسل نے ایک اور قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلہ کے مطابق ملک میں سودی نظام کو ۳۰ جون تک ختم کرنے کے لیے ٹھوس اقدامات کیے جائیں اور مزید تاخیری حربے اختیار کر کے قرآن کریم کے احکام کا مذاق نہ اڑایا جائے۔

مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں پاکستان شریعت کونسل کے نائب امیر مولانا منظور احمد چنیوٹی نے اپنے حالیہ دورۂ انڈونیشیا کی تفصیلات بیان کیں اور بتایا کہ انہوں نے انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے دیگر راہ

© rasailojaraid.com